www.KitaboSunnat.com

نہیں کرنی چاہئے، کیا میں نے واقعی غلطی کی ہے؟

جواب: شدید بارش کی وجہ سے آپ کا گھر میں نمازِ ظہر پڑھنے کا فعل درست ہے۔ سنن ابوداود وغیرہ میں حدیث ہے کہ یومِ حنین کو بارش ہو رہی تھی تو رسول اللہ ﷺ نے اپنے منادی کو حکم دیا کہ آج اپنے خیموں میں نماز پڑھنے کا اعلان کرو اور وہ جمعہ کا دن تھا۔

(سنن ابوداود، الجمعة، باب الجمعة فی الیوم المطیر، رقم:۱۰۵۷،۱۰۵۹)

شادی ہال میں کھانا؟

سوال: حکومت نے شادی کی دعوت پر پابندی لگائی ہے کہ شادی ہالوں میں کھانا نہیں کھلایا جائے۔ اس فیصلہ کی توثیق عدالتِ عظمیٰ نے بھی کی ہے۔ درج ذیل سوالات پر روشنی ڈالیں:

① آیا ہالوں میں شادی کا کھانا کرنا شرعی طور پر جائز ہے یا نہیں؟

② اس میں شرکت کا حکم بھی واضح فرمائیں؟

③ نیز یہ بھی ذہن میں رہے کہ موجودہ حکومت فاسق و فاجر ہے اور اس کے بعض فیصلے شریعت کے خلاف بھی ہیں؟

④ شادی کا کھانا رخصتی کے موقع پر ثابت ہے یا نہیں، جبکہ ولیمہ کا مسنون ہونا ثابت ہے۔

فتویٰ دار العلوم، کراچی

جواب: حکومت نے ولیمہ پر پابندی نہیں لگائی ہے بلکہ شادی ہالوں میں کھانا کھلانے پر پابندی لگائی ہے اور شادی ہال میں کھانا کھلانا خواہ ولیمہ کیوں نہ ہو، کوئی ضروری یا مسنون نہیں بلکہ فی نفسہ زیادہ سے زیادہ مباح ہے، اور ایسے امور کے نہ کرنے کا اگر حکومت حکم دے تو اس حکم کی اطاعت واجب ہو جاتی ہے، لہٰذا مسئولہ صورت میں اس حکم کی بجا آوری ضروری ہے اور حکومت کے حکمِ ممانعت کے ہوتے ہوئے حکومت کی اجازت کے بغیر شادی ہالوں میں کھانا کھلانا جائز نہیں۔ اللہ تعالیٰ اور نبی کریم ﷺ کے فرامین ملاحظہ ہوں:

﴿يَاأَيُّهَا الَّذِيْنَ آمَنُوْا أَطِيْعُوْا اللهَ وَأَطِيْعُوْا الرَّسُوْلَ وَأُوْلِي الأَمْرِ مِنْكُمْ﴾

* قال رسول الله ﷺ: «من أطاعني فقد أطاع الله ومن يعصني فقد عصى الله ومن يطع الأمير فقد أطاعني ومن يعص الأمير فقد عصاني»

محکم دلائل وبراہین سے مزین متنوع ومنفرد موضوعات پرمشتمل مفت آن لائن مکتبہ

www.KitaboSunnat.com

✱ وقال ﷺ: «عليك السمع والطاعة في عسرك ويسرك ومنشطك ومكرهك وأثرة عليك»

✱ وقال ﷺ: «على المرء المسلم السمع والطاعة فيما أحب وكره إلا أن يؤمر بمعصية فإن أُمر بمعصية فلا سمع ولا طاعة» (صحيح مسلم كتاب الامارة: رقم: ۳۴۱۷، ۳۴۱۹، ۳۴۲۳)

② مذکورہ بالا تفصیل کے مطابق اس میں شرکت بھی جائز نہیں۔

③ حکومت اگرچہ فاسق فاجر ہو، لیکن اگر اس کا حکم خلافِ شریعت نہ ہو، تو جائز اُمور میں اس کی اطاعت ضروری ہے، جیسا کہ ایک لمبی حدیث کے آخر میں ہے:

«وأن لا ننازع الأمر أهله قال: إلا أن تروا كفرا بوّاحا عندكم من الله فيه برهان» (مسلم: كتاب الإمارة: ٣٤٢٧)

④ رخصتی کے وقت لڑکی والے جو کھانا کھلاتے ہیں، اگر اس کو ولیمہ کی طرح سنت سمجھ کر کیا جائے یا فرض وواجب کی طرح ضروری سمجھا جائے تو شرعاً اس کی کوئی اصل نہیں، اس لئے یہ جائز نہیں۔ اگر ایسا نہ سمجھا جائے، اعتدال کے ساتھ مہمانوں کو کھانا کھلایا جائے تو اس کی گنجائش ہے۔ والله تعالىٰ أعلم

الجواب صحيح	عصمت اللہ عصمہ اللہ
عبدالرؤف سکھروی	دارالافتاء دارالعلوم کراچی

جواب از شیخ الحدیث حافظ ثناء اللہ مدنی حفظہ اللہ

شادی ہالوں میں پابندی سے مقصود قوم کو اِسراف سے محفوظ رکھنا ہے، ورنہ دعوتِ ولیمہ میں شرکت کا ہر جگہ جواز ہے، ہال ہو یا غیر ہال۔ پھر کئی لوگ ولیمہ کے نام پر بے جا رسوم کے مرتکب ہوسکتے ہیں لہٰذا مصلحت کا تقاضا یہی ہے کہ پابندی کو قبول کرلیا جائے، ولیمہ کسی اور مناسب جگہ بھی ہوسکتا ہے، حکومت اس سے مانع نہیں۔ حکومت کے فاسق و فاجر ہونے سے کوئی غرض نہیں، یہ محض تدبیری اُمور میں سے ایک امر ہے۔

رخصتی کے وقت لڑکی والوں کا کھانا کھلانا سنت سے ثابت نہیں، ہاں البتہ اگر وہ دور سے آئے ہوں تو بطورِ مہمان نوازی درست ہے۔

محکم دلائل وبراہین سے مزین متنوع ومنفرد موضوعات پرمشتمل مفت آن لائن مکتبہ